© rasailojaraid.com

از امام ولی اللہ دہلویؒ

والدین اور اولاد کے باہمی حقوق

بچوں کی مناسب نشو و نما کے لیے تربیت و پرورش کی مناسب تدبیر والدین کا فرض ہے۔ ان کی جسمانی صحت کو درست رکھنے کے لیے مناسب کھیل اور تفریح کا انتظام ہونا چاہیئے اور ان کو ایسے مواقع سے بچانا ضروری ہے جہاں مارپیٹ یا اعضاء کے ٹوٹنے اور انکے ضائع ہونے کا غالب گمان یا وہمی احتمال بھی موجود ہو۔

پھر جب وہ سن تمیز کو پہنچ جائیں اور تعبیر پر قادر ہو جائیں تو سب سے پہلے ان کو فصیح و بلیغ زبان کی تعلیم دی جائے تاکہ انکی زبان لکنت اور رکاوٹوں سے صاف ہو جائے۔ انھیں پاکیزہ اخلاق کا خوگر بنایا جائے اور ایسے آداب کی تعلیم دی جائے جو شرفاء اور سرداروں کے لیے مناسب ہیں۔ ذلت و مہانت اور تکبر و تعلی دونوں کی افراطی و تفریطی طرفوں سے بچائے رکھیں۔ کھانے پینے، اُٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے اور بزرگوں کے سامنے گفتگو کے آداب و اخلاق سے ان کو آگاہ کریں۔

نصاب تعلیم میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ بچوں کو ان علوم و فنون کی تعلیم دی جائے جو ان کے لیے معاش و معاد اور دین و دنیا دونوں میں فائدہ پہنچائیں۔

جب بچے حد بلوغ تک پہنچ جائیں تو انکے دو حق والدین کے ذمہ واجب ہو جاتے ہیں ایک یہ کہ انہیں حلال طریقے سے روزی کمانے کیلیے مناسب پیشے یا ہنر سکھائیں اور دوسرا حق یہ ہے کہ انکی شادی کرائیں۔

اولاد پر فرض ہے کہ وہ والدین کی خدمت کریں اور انکی تعظیم بجالانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ انکی صوابدید پر عمل کریں اور کبھی انکے سامنے اُف تک نہ کریں حتی المقدور والدین کی نافرمانی سے بچنا چاہیئے۔

(البدور البازغہ مترجم ...)

از امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھیؒ

سُود کیخلاف قرآن کریم کا اعلانِ جنگ

قرآن کریم میں خلافتِ الٰہیہ کے قیام سے مقصد اسکے سوا کچھ نہیں کہ ایک ایسی قوت پیدا کی جائے جس سے اموال اور حکمت علم و دانش دونوں کو لوگوں میں صرف کیا جائے اور پھیلایا جائے اب سُودی لین دین اسکے بالکل منافی اور متناقض ہے قرآن کریم کی قائم کی ہوئی خلافت میں ربو و سُود کا تعامل کس طرح جائز ہو سکتا ہے؟ اس کا جواز بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ نور و ظلمت کا اجتماع۔ ربو و سود سود خواروں کے نفوس میں ایک خاص قسم کی خباثت پیدا کر دیتا ہے جس سے یہ ایک پیسہ بھی خرچ کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے اگر یہ خرچ کرتے ہیں تو انکے سامنے اَضْعَافًا مُّضَاعَفًا (دوگنا چوگنا) نفع حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے۔

علاوہ ازیں سود کی وجہ سے اقتصادیات میں جو فساد اور اخلاق نظم کی تباہی اور بربادی اور فطرتِ انسانیہ میں بگاڑ اور لوگوں پر اقتصادی طور پر ضیق و تنگی پیدا ہوتی ہے یہ اسقدر ظاہر باتیں ہیں جن کے بیان کی ضرورت نہیں اسلیے قرآنِ عظیم نے سود کو روئے زمین سے مٹانے کا اعلان کیا ہے اور انسانیت کو اس کے لینے اور دینے والوں کے شر و ظلم سے چھڑانے کا اعلان کیا ہے۔

سب سے پہلے مواعظ حسنہ کے ذریعے سودی کاروبار سے منع کیا ہے اگر اس سے باز نہ آئیں اور متنبہ نہ ہوں تو انکے ساتھ سخت لڑائی کا اعلان کیا ہے اور ایسے لوگوں کو سطح ارضی سے مٹانے کا چیلنج کیا ہے اور قرآنِ کریم میں اسکی اساسی تعلیم بڑے محکم طریق پر دی ہے۔ ربو سے منع کیا گیا ہے سود خواروں کے خلاف اعلانِ جنگ کیا ہے لیکن پوری طرح رشد و ہدایت کے واضح ہونے کے بعد اور اسکی مضرتوں کو پوری طرح کھول کر بیان کر دینے کے بعد یقیناً یہ رشد و ہدایت کے منافی اور خلاف ہے اب اسکے خلاف جنگ جبر و اکراہ نہیں ہوگا بلکہ عین انصاف کا تقاضا ہوگا۔

(الہام الرحمٰن)

© rasailojaraid.com